دین محمد فریدی بھکر

.........اور مرزائی بھاگ گیا۔

یہ واقعہ ۱۹۸۶ء کا ہے۔ "ہر نولی" میں ایک حافظ اللہ بخش مرزائی ہو گیا۔ ہر نولی میں ٹوڈی قسم کے لوگ مذہبی قیادت پر چھائے ہوئے تھے۔ واعظین حضرات آتے وعظ کرتے اور چلے جاتے۔ کوئی منظم تحریک نہیں تھی۔ ۱۹۵۷ء سے جمیعتہ العلماء اسلام قائم تھی مگر چند حضرات تھے جو اپنے تک محدود رہتے تھے۔ محترم مولوی یسٰین صاحب اصغر آبادی جمیعتہ کے امیر منتخب ہوئے۔ ہمارا صحن مشترکہ تھا۔ انہی کی تحریک پر بندہ اپنے ساتھیوں سمیت جمیعتہ علماء اسلام میں شامل ہوا۔ پیشۂ طبّ سے منسلک ہونے کی وجہ سے میرا حلقۂ احباب وسیع تھا۔ ان ہی دنوں ہم نے قادیانیت کے خلاف مہم شروع کی اور ہر نولی میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے سامنے بند باندھ دیا۔ الحمدللہ۔ ہمارا سب سے بڑا حربہ بائیکاٹ تھا۔ حبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ بیدار کرتے تھے اور قادیانیوں کے بائیکاٹ کی تحریک آگے بڑھاتے تھے۔ میرے ساتھی میرے دائیں بائیں موجود رہتے۔ ہم نے قادیانیوں کے جنازے اور فاتحہ تک کا بائیکاٹ جاری کر رکھا تھا۔ آج تو ڈاکٹروں اور طبیبوں کی بھرمار ہے۔ اس وقت ہر نولی میں جو کہ ایک بہت بڑا قصبہ ہے صرف چار طبیب تھے۔ ارد گرد کا علاقہ خالی تھا۔ میرا یہ طریقہ رہا کہ میں نے کم قیمت پر دوائی دی۔ پیسے کا بھی سختی سے مطالبہ نہیں کیا۔ رات دن گھروں میں جانے کی بھی کوئی فیس نہیں لی اور نہ کسی کو انکار کیا۔ اس وجہ سے وہاں کے رہائشی میری ناراضی مول لینا نہیں چاہتے تھے۔ طبّ کے شعبے کے ذریعے خدمت خلق کر کے میں اپنا مذہبی کام بحسن و خوبی سرانجام دے رہا تھا۔ ہر نولی میں بائیکاٹ کی مہم اتنی کامیاب رہی کہ مرزائیت کا نام گالی بن گیا۔ ہر طبقۂ خیال کے لوگوں نے ساتھ دیا۔ ہر نولی شیعوں کا صدر سید فدا حسین شاہ تھا۔ اس کی والدہ فوت ہو گئی۔ حافظ اللہ بخش قادیانی فاتحہ خوانی کے لئے پہنچ گیا۔ مسلمان ہوتے ہوئے وہ وہاں کے علاقہ کا امام بھی رہا تھا۔ مگر قادیانی ہونے کے بعد لوگوں نے تعلقات بالکل ختم کر دیئے۔ جب وہ قادیانی اس جگہ پہنچا جہاں فاتحہ خوانی کے لئے لوگ بیٹھے تھے کسی نے بھی قادیانی کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ قادیانی نے فاتحہ خوانی کے لیے کہا تو سید فدا حسین نے کہا کہ تم مرزائی مرتد ہو لہذا ہم تم سے فاتحہ خوانی نہیں کرواتے۔ پھر اس نے وہاں بحث شروع کر دی اور قرآن پاک سے قادیانیت کی سچائی بیان کرنے لگا۔ سید امیر حسین فوجی نے اسے روکا مگر وہ ڈھیٹ بن کر کہنے لگا کہ میں فاتحہ خوانی کروں گا۔ انہوں نے مرزا کے حوالے بیان کئے تو کہنے لگا ثبوت پیش کرو۔ سید مرید حسین نے اپنے لڑکے کو کہا کہ دین محمد فریدی کو بلاؤ۔ اللہ بخش قادیانی کہنے لگا کہ اسے نہیں اور شہر ہر نولی سے جسے چاہے بلا لو۔ لوگوں نے کہا کہ تمہاری کتابیں تو اس کے پاس ہیں اور حوالے کیسے دے سکتا ہے۔ قادیانی کہنے لگا کتابیں منگوا لو۔ بہرحال میرے پاس عصر کی نماز سے کچھ پہلے

سید فدا حسین کا لڑکا آیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں مانگیں ساتھ ہی تمام حالات بتائے۔ میں نے کہا کہ میں کتابیں کسی کو نہیں دوں گا۔ البتہ کتابیں لیکر ساتھ چلتا ہوں۔ قصہ مختصر بندہ عصر کی نماز پڑھ کر کتابیں لیکر پہنچ گیا۔ اللہ بخش قادیانی نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا کہ آپ لوگوں نے زیادتی کی اسے بلایا۔ میں نے کہا کہ ان کی طرف سے میرے پاس انکار گیا تھا۔ میں خود آیا ہوں۔ تم نے جو اودھم چوکڑی مچار کھی ہے۔ آج ان لوگوں کے سامنے وہ ختم کرنی ہے۔ بہر حال گفتگو شروع ہوئی۔ میں نے اللہ بخش قادیانی سے سوال کیا کہ تم یہاں صرف یہ وضاحت کر دو کہ تم مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا مانتے ہو اور اس کے کونسے دعوے کو صحیح سمجھتے ہو۔؟ اللہ بخش قادیانی کہنے لگا کہ اس کا کیا مطلب۔ میں نے کہا کہ ہم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ افضل انبیاء تسلیم کرتے ہیں۔ قرآن پاک کو آخری کتاب اور غیر محرف کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی متضاد دعویٰ نہیں۔ غار حرا کی پہلی وحی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت اور رسالت کیا اور اس دنیا سے تشریف لے جانے تک اسی دعویٰ کی تبلیغ کی اور لوگوں کو دعوت دی۔ اور اسی دعویٰ کو تسلیم کر کے جو لوگ ایمان لائے وہ صحابی کا درجہ پا گئے۔ تم مرزا کے کسی ایک دعویٰ کو بغیر تادیل جو مانتے ہو بیان کرو۔ میں یہاں ان لوگوں کے سامنے مرزا کے متضاد دعوے اس کی کتابوں سے ثابت کردوں گا۔ تم صرف ایک دعویٰ جس میں کوئی تاویل اور تضاد نہ ہو بتاؤ۔؟ اللہ بخش قادیانی کو میری اس گفتگو سے چکر آ گیا اور کہنے لگا کہ میں پہلے نہیں کہتا تھا کہ دین محمد کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں، یہ گالیاں دیتا ہے۔ سید فدا حسین نے کہا کہ اب تک دین محمد نے جو گفتگو کی اس میں نہ گالی ہے اور نہ ہی کوئی غلط بات ہے۔ اس نے جو بات کہی وہ بڑی بااصول ہے۔ تم مقابلے میں مرزا کا کوئی ایک دعویٰ پیش کرو۔ قادیانی ہکا بکا تھا کہ کیا جواب دوں۔ پھنس گیا، مگر ڈھیٹ بن کر ہی، ہی، ہی کرتا رہا۔ اب وہ جو بات کرتے میں نے جواباً کشتی نوح، آئینہ کمالات، ایک غلطی کا ازالہ۔ مرزا غلام احمد کی کتابیں پیش کرنی شروع کر دیں۔ اللہ بخش قادیانی نے ڈھیٹ بن کر کتابوں کی اصلیت سے ہی انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ کتابیں مرزا غلام احمد کی نہیں۔ لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ آدمی اپنی ہی کتابوں کو ماننے سے انکار کر رہا ہے۔ ایک نے یہ سوال مجلس میں کر بھی دیا۔ میں نے کہا کہ قادیانیت ہے ہی انکار کا دوسرا نام مرزا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ اللہ بخش نے کہا نہیں "حضرت صاحب" نے تو کہا ہے۔ "ہم تو ہیں دل سے خدام ختم مرسلین۔ محمد راہنما پیشوا،" میں نے برجستہ کہا کہ نہیں مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

میں نے جب جواباً مرزا کا یہ شعر پڑھا تو اللہ بخش قادیانی نے اپنے سینے پر بے ساختہ ہاتھ مارا اور جھوم کر کہنے لگا واہ سبحان اللہ۔ حضور کے اندر ہوئے جو نبی کریم کے کمالات۔ مرزا غلام احمد ہوئے جو محمد رسول (صلی اللہ